اخوندزادہ عبدالقیوم فاضل دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک
صدر مدرس و مفتی دارالعلوم حنفیہ ۔ چکوال

امام ابوحنیفہ ــ بنام ــ یوسف بن خالد سمتیؒ

وصیتِ امام اعظم ابوحنیفہؒ

علماءِ حق کا منشور اور نسخۂ اکسیر

سیدنا امام الائمہ، سراج الامت، سید الفقہا، محدث کبیر، حافظ الحدیث امام اعظم امام ابوحنیفہؒ کا یہ وصیت نامہ جو بظاہر ان کے شاگرد رشید یوسف بن خالد سمتی کے نام ہے۔ مگر اصلاح و تربیتِ نفس، موعظت و حکمت آموزی میں سب کے یکساں اور ہر ایک کی رہنمائی کے لئے نسخہ اکسیر ہے۔ امام صاحب یہ "وصیت" اسلامی تعلیمات کا خلاصہ، ہزاروں صفحات کا نچوڑ، اور عمر بھر کے تجربات کا عطر ہے۔ امام صاحب اپنی اس مختصر مگر اہم ترین تالیف میں ایک مشفق باپ، ایک مہربان استاد، ایک ماہر نفسیات، عظیم دانشور، معلّم اخلاق، زبان کا اداشناس، اہلِ زمانہ کا مزاج شناس، کہنہ مشق اور صاحب طرز ادیب کے طور پر سامنے آتے ہیں۔ گویا امام صاحب کی زندگی کا ایک ایسا رخ سامنے آجاتا ہے جو عموماً اوجھل رہا ہے۔

صاحبانِ عقل و خرد و اہلِ بصیرت کے ہاں امام ابوحنیفہؒ کی علمی خوبیوں، علم حدیث میں فضل و تفوق و مرتبۂ علیا حدیث دانی و حدیث فہمی میں مہارت و امامت، علم فقہ میں فضل و تقدم، فوق العادت، علم و بصیرت، فہم و فراست حزم و احتیاط اور جلالت شان کے لئے امام صاحبؒ کی یہ "وصیت" ایک عظیم اور مستقل سند کی حیثیت رکھتی ہے۔

اَلدِّیْنُ النَّصِیْحَةُ

(الحدیث)

بَعْدَ ان اَخَذَ یوسف بن خالدِ السمتی العلم عن ابی حنیفة و اَرادَ الرّجوعَ اِلیٰ بلدته البصرته اِستاذنَ ابا حنیفة فی ذلک، فقال له ابوحنیفة: حتّٰی ازوّدك

یوسف بن خالد سمتی نے حضرت امام اعظم ابوحنیفہ کی خدمت میں رہ کر تکمیل علم کر چکے تو وطن مالوف بصرہ کو واپس ہونے کا ارادہ کیا۔ استاذ شفیق سے اجازت چاہی تو امام صاحب نے فرمایا کہ میں تمہارے لئے چند باتیں کہنا چاہتا

بوصيّة فيما تحتاج اليه فى معاشرة الناس. و مراتب اهل العلم و تاديب النفس و سياسة الرّعيّة، و رياضة الخاصة و العامة، وتفقّد امر العامة، حتى اذا خرجت بعلمك كان معك آلةٌ تصلحُ له، وتزينه ولا تشينهُ۔

ہوں۔ یہ باتیں تمہیں ہر جگہ کام دیں گی۔ خواہ لوگوں کے ساتھ معاملات ہوں یا اہل علم کے مراتب کا سوال ہو۔ تادیب نفس کا مرحلہ ہو، یا خواص وعوام کی تکمیل ہو۔ یا عام حالات کی تحقیق مقصود ہو۔ غرض کہ یہ باتیں دینی اور دنیاوی زندگی کے ہر موڑ پر کام آئیں گی۔ اور علم کے لئے ایک ذریعہ خیر وصلاح بن جائیں گی۔

وَاعلم انّك متى اسأت معاشرة النّاسِ صاروا لك اعداءً، و ان كانُوا لك آباءً و اُمّهاتٍ و متى اَحسنْتَ معاشرة قومٍ لیسوا لك باَقرباءَ صاروا لك امهاتٍ و آباءً۔

اس نکتہ کو خوب سمجھ لو کہ جب تم انسانی معاشرے کو برا سمجھو گے تو لوگ تمہارے دشمن بن جائیں گے وہ تمہارے ماں باپ ہی کیوں نہ ہوں اور جب تم اس معاشرے کے ساتھ اچھا سلوک کرو گے تو یہ معاشرہ تمہیں عزیز رکھے گا اور اس کے افراد تمہارے لئے ماں باپ بن جائیں گے۔

ثم قال لی: اصبر حتّی افرغ لك نفسی، و اَجمعَ لكَ همّی، وَ اعرّفك من الامر ما تحمدُنِی فی نفسك عليه۔ وما توفيقی الا باللّٰہ۔

پھر فرمایا: ذرا اطمینان سے مجھے چند باتیں کہنے دو میں تمہارے لئے ایسے امور کی نشاندہی کئے دیتا ہوں جن کا خود بخود شکریہ کے ساتھ اعتراف کرنے پر مجبور ہو گئے۔ وما توفیقی الا باللہ۔

فلمّا مَضَى الميعادُ اخلى لِی نَفسهُ فقال: اَنا الكشفُ لك عمّا تعرّضتُ له۔

كَانّی بِكَ، وَقد دَخلْتَ البَصْرَةَ وَ اَقبلتَ علی مَنْ يُخالِفُونَنَا بِهَا وَ رَفَعْتَ نَفْسَكَ عَلَيْهِمْ، وَ تَطَاوَلْتَ بِعِلْمِكَ لَدَيْهِمْ، وَ انْقَبَضْتَ عَنْ مُعَاشَرَتِهِمْ وَ مُخَالَطَتِهِمْ وَخَالَفْتَهُمْ وَ خَالَفُوْكَ وَ هَجَرْتَهُمْ وَ هَجَرُوكَ وَ شَتَمْتَهُمْ وَ شَتَمُوكَ. وَضَلّلْتَهُمْ

تھوڑی دیر کے بعد فرمایا۔ دیکھو! گویا میں تمہارے ساتھ ہوں اور تم بصرہ پہنچ گئے ہو اور تم اپنے مخالفوں کی طرف متوجہ ہو گئے۔ اپنے آپ کو ان پر فوقیت دینے لگے۔ تم نے اپنے علم کی وجہ سے خود کو ان پر بڑا ثابت کیا۔ ان کے ساتھ اختلاط کو برا سمجھا۔ ان کے معاشرے سے منقبض ہوتے۔ ان کی مخالفت پر کمربستہ ہو گئے۔ نتیجہ میں انہوں نے بھی تمہاری مخالفت کی۔ تم نے انہیں چھوڑ دیا۔ انہوں نے بھی تمہیں منہ نہ لگایا تم نے انہیں گالی دی۔ ترکی بہ ترکی جواب ملا۔ تم نے

وَ ضَلَّلُوكَ وَبَدَّعُوكَ، وَاتَّصَلَ الشَّيْنُ بِنَا وَبِكَ، فَاحْتَجْتَ إِلَى الْإِنْتِقَالِ عَنْهُمْ وَالْهَرَبِ مِنْهُمْ، وَ هٰذَا لَيْسَ مِنْ رَأْيٍ لِأَنَّهُ لَيْسَ بِعَاقِلٍ مَنْ لَمْ يُدَارِ مَنْ لَيْسَ لَهُ مِنْ مُدَارَاتِهِ بُدٌّ حَتَّى يَجْعَلَ اللّٰهُ لَهُ مَخْرَجًا.

إِذَا دَخَلْتَ الْبَصْرَةَ اسْتَقْبَلَكَ النَّاسُ وَزَارُوكَ، عَرَفُوا حَقَّكَ، فَأَنْزِلْ كُلَّ رَجُلٍ مِنْهُمْ مَنْزِلَتَهُ، وَ أَكْرِمْ أَهْلَ الشَّرَفِ وَ عَظِّمْ أَهْلَ الْعِلْمِ، وَ وَقِّرِ الشُّيُوخَ، وَلَاطِفِ الْأَحْدَاثَ، وَ تَقَرَّبْ مِنَ الْعَامَّةِ،

وَ دَارِ الْفُجَّارَ. وَ اصْحَبِ الْأَخْيَارَ وَلَا تَتَهَاوَنَ بِالسُّلْطَانِ، وَلَا تَحْقِرَنَّ أَحَدًا. وَلَا تُقَصِّرَنَّ فِي إِقَامَةِ مُرُوْءَتِكَ، وَلَا تُخْرِجَنَّ سِرَّكَ إِلَى أَحَدٍ، وَلَا تَثِقَنَّ بِصُحْبَةِ أَحَدٍ حَتَّى تَمْتَحِنَهُ، وَلَا تُصَادِقْ خَسِيسًا وَلَا وَضِيعًا، وَلَا تَأْلَفَنَّ مَا يُنْكِرُ عَلَيْكَ فِي ظَاهِرِكَ، وَ إِيَّاكَ وَ الْإِنْبِسَاطَ إِلَى السُّفَهَاءِ وَلَا تُجِيبَنَّ دَعْوَةً. وَلَا تَقْبَلَنَّ هَدِيَّةً.

وَ عَلَيْكَ بِالْمُدَارَاةِ، وَالصَّبْرِ وَ الْاِحْتِمَالِ، وَ حُسْنِ الْخُلُقِ وَسَعَةِ الصَّدْرِ. وَاسْتَجِدَّ ثِيَابَكَ. وَاسْتَفْرِهْ

انہیں گمراہ کہا، تو انہوں نے تمہیں بدعتی اور گمراہ گردانا۔ یہ تو سب کا دامن آلودہ ہوگیا۔ اب تمہیں ضرورت ہوئی کہ تم ان سے کہیں دور بھاگ جاؤ اور یہ کھلی حماقت ہے۔ وہ شخص کبھی اچھی سوجھ بوجھ کا نہیں ہو سکتا ہے کہ اسے کسی سے واسطہ پڑا ہو اور وہ کوئی راہ پیدا ہونے تک نباہ نہ کر سکے۔

جب تم بصرے پہنچو گے تو لوگ تمہارا خیر مقدم کریں گے۔ تم سے ملاقات کے لئے آئیں گے۔ کیونکہ یہ ان کا معاشرتی فریضہ ہے۔ اب تم ہر ایک کو اس کا مقام عطا کرو۔ بزرگوں کی عزت کرو۔ علماء کی تعظیم کرو۔ بوڑھوں کی توقیر کرو۔ نوجوانوں سے نرمی کا برتاؤ کرو عوام کے قریب رہو۔

نیک و بد کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا رکھو۔ بادشاہِ وقت کی توہین نہ کرو، کسی کو کمتر نہ سمجھو۔ اپنی مروّت و شرافت کو پس پشت نہ ڈالو۔ اپنا راز کسی پر فاش نہ کرو۔ بغیر پرکھے ہوئے کسی پر اعتماد نہ کر بیٹھو خسیس الطبع اور کمینوں سے میل ملاپ نہ رکھو اس شخص سے محبت و الفت کا اظہار نہ کرو جو تمہیں ناپسند کرتا ہو۔ سنو! کہ احمقوں سے مل کر خوشی کا اظہار نہ کرو، نہ ان کی دعوت پر لبیک کہو اور نہ ہی ان کا ہدیہ قبول کرو۔

نرم گفتاری، ضبط و تحمل، حسنِ اخلاق، کشادہ دلی، اچھے لباس اور خوشبو کو اپنے لئے لازم رکھو سواریوں میں ہمیشہ اچھی سواری رکھو۔ حوائج ضروریہ

دابتك و اكثر استعمال الطيب واجعل لنفسك خلوة ترم بها حوائجك وابحث عن اخبار حشمك ولقدم في تأديبهم وتقويمهم ۔ واستعمل في ذلك الرفق، ولا تكثر العتاب فيهون العذل، ولا تل تاديبهم بنفسك فانه ابقى لحالك۔

وحافظ على صلواتك، وابذل طعامك، فانه ما ساد بخيل قط ولتكن لك بطانة تعرفك اخبار الناس فمتى عرفت بفساد بادرت الى اصلاحه، ومتى عرفت بصلاح ازددت فيه رغبة و عناية

وزر من يزورك، و من لا يزورك، و احسن الى من يحسن اليك او يسيئ. و خذ العفو، وأمر بالمعروف، و تغافل عما لا يعنيك واترك كل من يؤذيك، و بادر في اقامة الحقوق. و من مرض في اخوانك فعده بنفسك، و تعاهده برسلك، و من غاب منهم افتقدت احواله، و من قعد منهم عنك فلا تقعد انت عنه، وصل من جفاك و اكرم من اتاك، واعف عمن اساء اليك، ومن تكلم فيك

کے لئے کوئی وقت مقرر کر لو تاکہ ہر کام کو آسانی سے کر سکو، اپنے ساتھیوں سے غفلت نہ برتو۔ ان کی درستگی کی سب سے پہلے فکر کرو۔ مگر اس میں نرمی کا دامن ہاتھ سے نہ جانے دو۔ نرم لہجہ میں گفتگو کو اپناؤ۔ عتاب و توبیخ سے بچو کہ اس سے ناصح ذلیل ہوجاتا ہے انہیں اس بات کا موقع نہ دو کہ وہ تمہاری تادیب کریں ایسا کرنے سے تمہارے حالات درست رہیں گے۔

نماز کی پابندی کرو۔ سخاوت سے کام لو۔ کیونکہ بخیل آدمی کبھی سردار نہیں بن سکتا۔ اپنا ایک مشیر کار بنا لو جو تمہیں لوگوں کے حالات سے مطلع کرتا رہے اور جب تمہیں کوئی خراب بات نظر آئے تو اس کی اصلاح کرنے میں جلدی کرو۔ جب تم اصلاح کی راہ پاؤ تو اپنی رغبت اور عنایت کو اور بڑھا دو۔

جو شخص تم سے ملے اس سے ملا کرو۔ اور اس سے بھی جو نہ ملے۔ جو شخص تمہارے ساتھ نیک سلوک کرے اس کے ساتھ ویسا ہی معاملہ کرو۔ اور اگر کوئی بد خلقی سے پیش آئے تو تم حسنِ اخلاق کا ثبوت دو۔ عفو اور کرم کو مضبوطی سے تھام لو۔ نیک کاموں کی طرف لوگوں کو متوجہ کرو۔ اور جو شخص تمہارے درپئے آزار ہو اس سے ترکِ تعلق کر لو۔ حقوق کی ادائیگی میں کوشاں رہو۔ اگر کوئی مسلمان بھائی بیمار ہوجائے تو اس کی مزاج پرسی کرو اور اگر کوئی آنا چھوڑ دے تو تم نہ چھوڑو۔ اگر کوئی شخص تم پر ظلم کرے تو اس کے ساتھ صلہ رحمی کرو۔ جو شخص تمہارے پاس آئے اس کی عزت کرو۔ اگر کسی نے تمہاری برائی کی تو اس سے درگذر کرو۔ جو شخص تمہارے خلاف

بالقبیح فتکلّم فیه بالحسن و الجمیل، و من مات منهم قضیت حقّه، و من کانت له هنّاته بها۔ و من کانت له مصیبة عزّیته عنها۔ و من اصابته جائحة توجّعت بها، و من استنهضك بامرٍ من أموره نهضت له، و من استغاثك فاغثه، و من استنصرك نصرته، و اظهر تودّدًا الی النّاس ماستطعت و افش السّلام ولو علی قوم لئام، و متی جمع بینك و بین غیرك مجلس، او ضمّك و ایّاهم مسجد، و جرت المسائل و خاضوا فیها بخلاف ما عندك لا تبدلهم منك خلافًا۔

غلط قسم کا پروپیگنڈہ کرے اس کے بارے میں تم اچھی بات کرو۔ اگر کسی کا انتقال ہو جائے تو اس کے حقوق پورے کردو۔ اگر کسی کو خوشی کا موقع میسر آجائے تو اسے مبارک باد دو۔ اگر کسی پر مصیبت آپڑے تو اس کی غم خواری کرو۔ اگر کسی پر آفت ٹوٹ پڑے تو اس کے غم میں شرکت کرو۔ اگر کوئی تم سے کام لینا چاہے تو کردو۔ اگر کوئی فریادی ہو تو اس کی فریاد سن لو۔ اگر کوئی طالب نصرت ہو تو اس کی مدد کرو۔ جہاں تک ہو سکے لوگوں سے محبت اور راحت کا اظہار کرو۔ سلام کو رواج دو۔ خواہ وہ کمینوں ہی کی جماعت ہو۔ اگر مسجد میں یا تمہارے پاس کچھ لوگ بیٹھے مسائل پر گفتگو کر رہے ہوں تو ان سے اختلاف رائے نہ کرو۔

فان سئلت عنها اخبرت بما یعرفه القوم، ثمّ تقول: فیها قول آخر، و هو کذا و کذا، و الحجّة له کذا، فان سمعوه منك عرفوا منزلتك و مقدارك واعط كلّ من یختلف الیك نوعًا من العلم ینظر فیه۔

اگر تم سے کوئی بات پوچھی جائے تو پہلے جو لوگوں میں رائج ہو اسے بتاؤ پھر کہو اس میں دوسرا قول بھی ہے اور وہ ایسے اور ایسے ہے۔ اور اس کی دلیل یہ ہے اگر انہوں نے سن لیا تو یقیناً ان کے دلوں میں تمہاری قدر و منزلت ہو جائے گی۔ جو شخص تمہاری مخالفت کرے تو اسے ایسی کوئی راہ دکھا دو جس پر وہ غور کرے۔

و خذهم بجلیّ العلم دون دقیقه و آنسهم و مازحهم احیانًا و حادثهم فانّها تجلب لك المودّة، و تستدیم

لوگوں کو آسان باتیں بتایا کرو۔ دقیق اور گہرے مسائل نہ بیان کرو۔ مبادا وہ غلط مطلب سمجھ لیں۔ ان سے لطف اور مہربانی کا معاملہ کرو۔ کبھی کبھی ان سے

مُوَاظِبَةَ الْعِلْمِ، وَ اَطْعِمْهُمْ اَحْيَانًا، وَ تَغَافَلْ عَنْ زَلَّاتِهِمْ، وَ اَقْضِ حَوَائِجَهُمْ، وَ اَرْفِقْ بِهِمْ، وَسَامِحْهُمْ وَلَا تُبْدِ لِاَحَدٍ مِنْهُمْ ضِيْقَ صَدْرٍ اَوْ ضَجَرًا، وَ كُنْ كَوَاحِدٍ مِنْهُمْ وَ عَامِلِ النَّاسَ مُعَامَلَتَكَ لِنَفْسِكَ وَ ارْضَ مِنْهُمْ مَا تَرْضَاهُ لِنَفْسِكَ وَاسْتَعِنْ عَلٰى نَفْسِكَ بِالصِّيَانَةِ لَهَا، وَالْمُرَاقَبَةِ لِاَحْوَالِهَا، وَدَعِ الشَّغَبَ، وَلَا تَضْجَرْ لِمَنْ يَفْجُرُ عَلَيْكَ، وَاسْمَعْ مَنْ يَسْتَمِعُ مِنْكَ وَلَا تُكَلِّفِ النَّاسَ مَالَا يُكَلِّفُوْنَكَ وَارْضَ لَهُمْ مَارَضُوْا لِاَنْفُسِهِمْ، وَ قَدِّمْ اِلَيْهِمْ حُسْنَ النِّيَّةِ، وَاسْتَعْمِلِ الصِّدْقَ وَاطْرَحِ الْكِبْرَ جَانِبًا، وَ اِيَّاكَ وَ الْغَدْرَ وَ اِنْ غَدَرُوابِكَ، وَ اَدِّ الْاَمَانَةَ، وَ اِنْ خَانُوْكَ، وَ تَمَسَّكْ بِالْوَفَاءِ، وَاعْتَصِمْ بِالتَّقْوٰى، وَ عَاشِرْ اَهْلَ الْاَدْيَانِ حَسْبَ مُعَاشَرَتِهِمْ —— فَاِنَّكَ اِنْ تَمَسَّكْتَ بِوَصِيَّتِيْ هٰذِهٖ رَجَوْتُ لَكَ اَنْ تَسْلَمَ ثُمَّ قَالَ لَهٗ: اِنَّهٗ يُحْزِنُنِيْ مُفَارَقَتُكَ وَ تُؤْنِسُنِيْ مَعْرِفَتُكَ تُوَاصِلُنِيْ بِكُتُبِكَ؟ وَ عَرِّفْنِيْ حَوَائِجَكَ، وَكُنْ لِيْ كَابْنٍ فَاِنِّيْ لَكَ كَابٍ — وصلى الله على سيدنا محمدٍ النبيِّ الاميِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وصحبهٖ وَسلَّمَ۔

ہنسی اور مذاق بھی کر لیا کرو کیونکہ تمہارا یہ عمل لوگوں میں محبت پیدا کرے گا۔ ہمیشہ علمی چرچا رکھو۔ اور کبھی کبھی ان کی دعوت کر دیا کرو، ان سے سخاوت کیا کرو۔ چھوٹی چھوٹی غلطیوں سے تغافل برتو۔ انکی ضروریات کو پورا کرو۔ لطف و کرم اور چشم پوشی کو اپنا خاصہ بنالو۔ کسی سے دل تنگ اور زجر و بیخ سے پیش نہ آو۔ آپس میں گھل مل کر اسطرح رہو گویا تم ایک ہی ہو۔ لوگوں کے ساتھ وہی معاملہ کرو جو اپنے لئے پسند کرتے ہو، ان کے لئے وہی چیزیں پسند کرو جو تمہیں مرغوب ہوں، نفس کی حفاظت کرو اور احوال کی دیکھ بھال رکھو فتنہ انگیزی سے دور رہو۔ اگر کوئی شخص تمہیں زجر و توبیخ کرے تو تم اسے نہ جھڑکو، اگر کوئی تمہاری باتیں غور سے سن رہا ہو تو تم بھی اس کی طرف کان لگالو، لوگوں کو ایسی چیز کا مکلف نہ بناؤ جس کی وہ تمہیں تکلیف نہیں دے رہے ہیں حسن نیت سے عوام کا خیر مقدم کرو۔ سچائی کو لازم رکھو۔ غرور و تکبر کو ایک طرف ڈال دو۔ دھوکہ بازی سے دور رہو۔ چاہے لوگ تمہارے ساتھ ایسا ہی معاملہ کر رہے ہوں۔ امانت میں خیانت نہ کرو۔ خواہ لوگ تمہارے ساتھ خیانت ہی کیوں نہ کر رہے ہوں۔ وفاداری اور تقوای کو مضبوطی سے تھام لو۔ اہل کتاب سے وہی رہن سہن رکھو جیسا وہ تمہارے ساتھ رکھ رہے ہیں —— پس اگر تم نے میری اس وصیت پر عمل کیا تو یقیناً ہر آفت سے بچے رہو گے۔ دیکھو اس وقت میں دو کیفیتوں سے دوچار ہوں تم نظر سے دور ہو جاؤ گے اس کا تو غم ہے اور اس پر مسرت ہے کہ تم نیک و بد کو پہچان لوگے۔ خط و کتابت جاری رکھنا اپنی ضرورتوں سے مطلع کرتے رہنا تم میری اولاد ہو۔ میں باپ ہوں — وصلی اللہ علی سیدنا محمد النبی الامی